مرکب بنایا ہے اس پر رائے دی گئی ہے۔ اصلاً یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو جناب جمال ملک نے ہائیڈل برگ یونی ورسٹی کے ساؤتھ ایشیا انسٹی ٹیوٹ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے تحریر کیا تھا۔ وہ آج کل بون یونی ورسٹی' جرمنی کے اورینٹل انسٹی ٹیوٹ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ پاکستان کے دینی تعلیمی اداروں میں نفاذ اسلام کے لیے صدر جنرل محمد ضیا الحق کے اقدامات' اسلامی نظریاتی کونسل' جماعت اسلامی' دیگر مذہبی جماعتوں اور بعض متشدد گروہوں وغیرہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ نوآبادیاتی دور کی طرز پر بننے والی ریاست کس طرح روایتی اور غیر روایتی اداروں سے قوت حاصل کرتی ہے۔ خاتمہ کتاب میں لکھتے ہیں:

"... اسلام آباد (حکومت) ایک خاص تعریف والے اسلام کی تنفیذ چاہتی ہے تاکہ دور جدید کے ترقیاتی عمل میں حصہ لے سکے۔ قومی معاملات کو بین الاقوامی بنانے کے سبب جدید اور قدیم دو متصادم گروہوں کے درمیان معاملات میں حدت و شدت آئی ہے۔ اس کی بدولت گروہی اور لسانی اختلافات عروج پر پہنچے ہیں۔ اس کی وجہ اقتصادی و معاشرتی مواقع ہیں۔ روایتی کلچر اور سماجی حالت کے ٹکراؤ نے پاکستان کو اس منزل تک پہنچایا"۔ (ص ۷-۳۰۶)

جناب مصنف کی محنت سے انکار نہیں لیکن یہ نشان دہی ضروری ہے کہ جدید و قدیم کے درمیان جو اختلاف ہے اس کے پس منظر میں صرف اور صرف روایتی تعلیمی ادارے ہی نہیں ہیں بلکہ دیگر امور بھی ہیں' نیز پاکستان کو ایک قومی ریاست سمجھنا اور اس کو کسی مخصوص مذہبی نقطہ نظر کے نفاذ کا علم بردار قرار دینا درست نہیں۔ وطن عزیز میں جو خون خرابہ ہو رہا ہے وہ دین کی وجہ سے نہیں' بلکہ دین سے فرار کے سبب ہے۔ (محمد ایوب منیر)

اقبالیات کے چند خوشے' ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان' ۲۷/۲-اے او بلاک ۳' سیٹلائیٹ ٹاؤن' کوئٹہ۔ صفحات: ۲۱۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

ڈاکٹر انعام الحق کوثر نامور عالم' ادیب اور نقاد ہیں۔ مطالعہ اقبال سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں۔ تیرہ مضامین پر مشتمل زیر نظر مجموعہ ان کی اقبال شناسی کا عمدہ نمونہ ہے۔ ان مضامین کی حیثیت علمی بھی ہے' فکری بھی اور تعلیمی بھی۔ مختلف عنوانات ("اقبال اور عصبیت"' "اقبال کا نظریہ اجتہاد"' "اقبال اور تیسری دنیا"' "اقبال کا مرد مومن"' "اقبال اور تحریک پاکستان" اور "اقبال اور تعلیم" وغیرہ) کے تحت اقبالیات کے مختلف گوشوں کو عام فہم اور دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ اقبال کے "نور بصیرت سے ہر دھڑکتا ہوا دل روشنی اور حرارت پا سکے"۔ بعض نامور اقبال شناسوں نے کوثر صاحب کے مضامین کو سراہا ہے۔ (ر-ف)